مسخ شدہ حقائق: بین الاقوامی میڈیا کے ذریعہ ہندوستان کی ترقی کی غلط تصویر کشی

ہندوستان کے انتخابی عمل میں غیر ملکی مداخلت سے جڑا ہوا ہے، جس میں غیر ملکی اثر ورسوخ کی کارروائیوں کے دستاویزی ثبوت موجود ہیں، جن کی ابتداء چین سے ہوئی ہے، جس کی طرف سے اسی طرح کی دوسری جمہوری حکومتوں کے انتخابات میں مداخلت کی گئی ہے۔ مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ، اس بات پر شدید تشویش پائی جاتی ہے کہ بدنیتی پر مبنی غیر ملکی عناصر کے ذریعہ ہندوستانی انتخابات کو خراب کرنے اور ہندوستانی جمہوریت کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے لئے کس طرح جعلی آوازوں اور تصاویر بنانے کے عمل کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ وہ مربوط طریقہ کار جس کے تحت بہت سے عالمی میڈیا کے اداروں میں ہندوستانی جمہوریت پر غلط قسم کے تبصرے شائع کئے گئے ہیں۔

ششی شیکھر ویمپتی
پرسار بھارتی کے سابق سی ای او

عصری عالمی منظر نامے میں، عوامی رائے کی تشکیل اور بین الاقوامی معاملات کی تفہیم میں میڈیا کا کردار کافی اہم ہے۔ بیانیوں کے اس پیچیدہ جال کے درمیان، عالمی سطح پر ہندوستان کی تصویر کشی پر مختلف عوامل کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔ عالمی طاقت کی حرکیات کا پیچیدہ تعامل اس بات کی اچھی طرح وضاحت کرتا ہے کہ عالمی سطح پر ہندوستان کی تصویر کو کس طرح پیش کیا جاتا ہے، جس کو متعدد عوامل سے تقویت ملتی ہے اور اکثر مختلف عناصر کے ذریعہ ہندوستان مخالف پروپیگنڈے سے اس کو بڑھاوا دیا جاتا ہے۔

ہندوستان کا ممتاز ادارہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ماس کمیونیکیشنز (آئی آئی ایم سی) کے ایک ہم مرتبہ نظرثانی شدہ جریدے دی کمیونیکیٹر میں شائع ہونے والا ایک حالیہ، اہم تجزیہ بتاتا ہے کہ بھارت کے بارے میں منفی بیانیے غلط طور طریقوں کے ذریعے میں اسٹریم میڈیا میں اپنا راستہ تلاش کررہے ہیں۔ عالمی میڈیا اپنے کوریج میں اکثر مثبت پیش رفت کو نظرانداز کرتے ہوئے نیز منفی دقیانوسی تصورات کو تقویت دیتے ہوئے یک طرفہ تصویر پیش کرتا ہے۔ اس بات سے ہندوستان کی پیشرفت اور کامیابیوں اور ایسے مثبت پہلوؤں کو، جو بار بار احتیاط سے تیار کیے گئے منفی بیانیے کے پردوں سے ڈھک دیے جاتے ہیں، کو ظاہر کرنے کی ضرورت واضح ہوتی ہے۔

عام طور پر دیے جانے والے غلط بیانات ''جمہوریت کے کمزور ہونے'' کے دعووں اور ''شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزی'' کے جھوٹے الزامات کے گرد گھومتے ہیں۔ تاہم، دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر ہندوستان ایک متحرک کثیر الجماعتی نظام پر فخر کرتا ہے جس میں ایک انتہائی مسابقتی منظر نامے میں باقاعدہ انتخابات ہوتے ہیں۔

عام انتخابات سے قبل انتخابی عہدیداروں کی جانب سے کی جانے والی محتاط تیاریوں کے ساتھ، ہندوستان کا انتخابی نظام مضبوط ہے، جس پر بہت سی ترقی یافتہ جمہوری حکومتیں رشک کرتی ہیں۔ نوجوان ووٹروں، خواتین، تیسری جنس اور ان کی برادری، معذور افراد (پی ڈبلیو ڈیز) اور خاص طور پر کمزور قبائلی گروپس (پی وی ٹی جیز) کے اندراج کے لیے کی گئی خصوصی کوششیں اس بات کی مثال پیش کرتی ہیں کہ کس طرح شمولیت اور رسائی کو ترجیح دی گئی ہے۔

ایک منتر کے طور پر شمولیت صرف تمام شہریوں کو انتخابات میں حصہ لینے کے لیے بااختیار بنانے کے مرحلے سے آگے نکل گئی ہے تاکہ اب تمام شہریوں کو معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ چیاںطرف ترقی میں حصہ دار بنایا جاسکے۔ یہ اس طرح سے ظاہر ہوتا ہے جس طرح سے شہریوں کے معیار زندگی میں متعدد شعبوں میں ترقی کے ذریعے معیشت میں نمایاں پیش رفت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوا ہے۔

جے اے ایم سٹیک جیسے ٹیکنالوجی سے چلنے والے اقدامات کے ذریعے مالیاتی شمولیت 80 فیصد سے زیادہ بالغوں تک پہنچ گئی ہے۔

آمدنی میں عدم مساوات میں کی دیکھی گئی ہے، جسے ٹیکس کی بنیاد کو وسیع کرنے اور فائلنگ میں اضافہ سے تقویت حاصل ہوئی ہے، جس میں سال 24-2023 میں 82 ملین انکم ٹیکس ریٹرن فائل کیے گئے ہیں۔ جی ایس ٹی کے نفاذ کے بعد سے بالواسطہ ٹیکس کی وصولیوں میں تین گنا اضافہ کے ساتھ، گزشتہ دہائی کے دوران ہندوستان کے دانشمندانہ اقتصادی انتظام کے قابل ذکر نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

ڈیجیٹل پبلک گڈز انفراسٹرکچر (ڈی پی جی آئی) کی تعمیر پر مبنی ہندوستان کے منفرد ترقیاتی ماڈل نے انڈیا اسٹیک، آدھار، یو پی آئی اور جی ایس ٹی این جیسے مقامی پلیٹ فارمز کو عالمی توجہ کا مرکز بنادیا ہے۔ یہ ڈی پی جی آئی بغیر کسی رکاوٹ کے لین دین اور حکمرانی کی سہولت فراہم کر رہے ہیں، شہریوں کے لیے ضروری خدمات کو زیادہ قابل رسائی اور موثر بنا رہے ہیں۔

ڈی پی جی آئیز اس بات کی عمدہ مثال ہیں کہ ہندوستان نے کس طرح بڑی تعداد میں عوامی خدمات میں ڈیجیٹل تقسیم کو ختم کرنے کے لیے ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز تک رسائی کو جمہوری بنایا ہے۔ مزید برآں، اسٹینڈ اپ انڈیا، روزگار رسیلہ اور پردھان منتری مدرا یوجنا (پی ایم ایم وائی) جیسے اقدامات روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور چھوٹے کاروباریوں کے لیے یکساں مواقع پیدا کرنے اور انہیں معاشی طور پر بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔

ڈیجیٹل شمولیت اور اقتصادی بااختیار بنانے کی یہ کامیابی کی کہانیاں انتخابات اور آزادانہ اظہار سے آگے بڑھ کر ہندوستانی جمہوریت کی صحت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہندوستان کی ترقی کثیر جہتی رہی ہے، جس میں جدت اور لاجسٹکس سے لے کر ڈیجیٹل تیاری تک مختلف عالمی اشاریوں میں نمایاں بہتری دکھائی دیتی ہے۔ یہ ترقی پذیر رجحان ملک کی ترقی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے، جو ہر شہری تک پہنچتا ہے اور فائدہ پہنچاتا ہے۔ وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کی متاثر کن اقتصادی ترقی کے باوجود، عالمی میڈیا کا ہندوستان کے بارے میں تنگ اور ناقص نقطہ نظر درختوں کے لیے جنگل کو کھو دینے جیسا، یعنی اصل مسئلے کو چھوڑ کر بے کار کی باتوں میں الجھے رہنے والا معاملہ رہا ہے۔

یہ عمل ہندوستان کے انتخابی عمل میں غیر ملکی مداخلت سے جڑا ہوا ہے، جس میں غیر ملکی اثر ورسوخ کی کارروائیوں کے دستاویزی ثبوت موجود ہیں، جن کی ابتداء چین سے ہوئی ہے، جس کی طرف سے اسی طرح کی دوسری جمہوری حکومتوں کے انتخابات میں مداخلت کی گئی ہے۔ مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ، اس بات پر شدید تشویش پائی جاتی ہے کہ بدنیتی پر مبنی غیر ملکی عناصر کے ذریعہ ہندوستانی انتخابات کو خراب کرنے اور ہندوستانی جمہوریت کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے لئے کس طرح جعلی آوازوں اور تصاویر بنانے کے عمل کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ وہ مربوط طریقہ کار جس کے تحت بہت سے عالمی میڈیا کے اداروں میں ہندوستانی جمہوریت پر غلط قسم کے تبصرے شائع کئے گئے ہیں، اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ الیکشن کمیشن مناسب اقدام کرے تاکہ حقائق کی جانچ کے عمل کو بااختیار بنایا جاسکے اور غلط کار پلیٹ فارمز اور میڈیا اداروں پر روک لگائی جاسکے۔

ہندوستان کی مضبوط جمہوریت اس کے روشن مستقبل کی بنیاد ہے، جس کی بنیاد ایک انتخابی نظام پر مبنی ہے جو اپنے شہریوں کی آواز کو طاقت دیتا ہے۔ یہ جمہوری جوش ٹھوس اقتصادی پیش رفت کے لیے ایک محرک ہے جو روزگار کے مواقع میں اضافے اور بڑھتے ہوئے ڈیجیٹل فریم ورک میں نظر آتا ہے۔

جامع ترقی کے لیے اپنے غیر متزلزل عزم اور بڑھتے ہوئے عالمی اثر ورسوخ کے ساتھ، ہندوستان خود کو ایک مضبوط عالمی طاقت کے طور پر قائم کررہا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے تئیں عالمی میڈیا آؤٹ لیٹس کے ذریعے تحقیر آمیز عمل کے نتائج ضرور سامنے آئیں گے۔ آج یہ ہندوستانی جمہوری تجربہ ہے جو جامع ترقی اور پائیدار ترقی فراہم کرنے کی جمہوریت کی صلاحیت پر عالمی جنوب کے لئے امید کا مرکز بنا ہوا ہے۔ عالمی میڈیا کے اداروں کو ایک مضبوط پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے کہ ہندوستانی جمہوریت کو کمزور کرنا ایک ارب سے زیادہ ہندوستانیوں کی امنگوں کے ساتھ ساتھ عالمی جنوب میں کئی ارب افراد کی امیدوں کو مجروح کرنے کے مترادف ہے جو ہندوستان کو جمہوریت اور ترقی کے عملی نمونے کے طور پر دیکھتے ہیں۔

عام طور پر دیے جانے والے غلط بیانات ''جمہوریت کے کمزور ہونے'' کے دعووں اور ''شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزی'' کے جھوٹے الزامات کے گرد گھومتے ہیں۔ تاہم، دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر ہندوستان ایک متحرک کثیر الجماعتی نظام پر فخر کرتا ہے جس میں ایک انتہائی مسابقتی منظر نامے میں باقاعدہ انتخابات ہوتے ہیں۔ عام انتخابات سے قبل انتخابی عہدیداروں کی جانب سے کی جانے والی محتاط تیاریوں کے ساتھ، ہندوستان کا انتخابی نظام مضبوط ہے، جس پر بہت سی ترقی یافتہ جمہوریت حکومتیں رشک کرتی ہیں۔

تمل ناڈو کے ایک ویران جزیرے پر سیاست

پروفیسر عتیق احمدفاروقی

قومی دارالحکومت دہلی میں ایک معروف اخبار نے اپنی 31 مارچ کی اشاعت میں بتایا ہے کہ سابق وزیراعظم اندرا گاندھی کے ذریعے 1974ء میں کچاتو نامی جزیرہ سری لنکا کو سونپنے کا مسئلہ تک سبھا انتخابات میں تمل ناڈو میں ایک بڑا مدعہ بن سکتا ہے۔ تمل ناڈو کے بی جے پی کے صدر کے اناملائی نے سے دستاویز کی بنیاد پر تیاری گئی رپورٹ بتاتی ہے کہ ہندوستان نے سری لنکا کی ضد کے آگے گھٹنے ٹیک دیے اور برسوں تک دعویٰ جتانے کے بعد کچا تو دسری لنکا کے حوالے کردیا۔ بعدازاں وزیراعظم نریندر مودی کی طرف سے دوٹویٹ کئے گئے۔ پہلے میں کانگریس پر حملہ بولا گیا اور کہا گیا کہ نئے حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ کانگریس نے کتنی بے رحمی سے کچا تو دسری لنکا کو سونپ دیا۔ ٹویٹ میں آگے لکھا گیا ہے کہ کانگریس پر کبھی بھروسہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ ہندوستان کے اتحاد اور سالمیت کو کمزور کررہی ہے۔

دوسرے ٹویٹ میں ڈی ایم کے حکومت کو گھیرا گیا اور کہا گیا کہ اس نے ڈی ایم کے کے دوہرے کردار کی پول کھول دی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اس وقت کے وزیراعلیٰ ایم کرونا ندھی کو ہندوستانی حکومت کے اس فیصلے کی مکمل واقفیت تھی۔ وزیرخارجہ ایس جے شنکر نے بھی کہا کہ تمل ناڈو کے لوگوں کو اس وقت کی دونوں حکومتوں نے گمراہ کیا۔ انہوں نے صحافیوں کو یہ معاملہ سمجھانے کے لیے پریس کانفرنس بھی کی۔ ظاہر ہے کہ قومی اخبارات میں یہ مدعہ جلدہی سرخیوں میں آگیا۔ حالانکہ تمل ناڈو کے ڈی ایم کے جیلوں نے اس خبر کو متوازن بنانے کے لیے ریاست کے کانگریس وڈی ایم کے لیڈران کا رِ ٹمل بھی دکھایا۔ بی جے پی لیڈر اس بات کو بھی زور شور سے کہہ رہے تھے کہ کیسے تمل ناڈو کے غریب مچھواروں کے مفاد سے سمجھوتہ کیا گیا۔ ظاہر ہے کہ اس مدعے کو ہوا دینے کی بنیادی وجہ تمل ناڈو کے رائے دہندگان خصوصاً ساحلی علاقوں میں رہنے والے مچھواروں کو اپنی طرف راغب کرنا ہے۔ کچاتو دراصل میں تمل ناڈو میں ایک جذبات انگیز

تمل ناڈو کے ٹی وی چینلوں نے اس خبر کو متوازن بنانے کے لیے ریاست کے کانگریس وڈی ایم کے لیڈران کا رد عمل بھی دکھایا۔ بی جے پی لیڈر اس بات کو بھی زور شورسے کہہ رہے تھے کہ کیسے تمل ناڈو کے غریب مچھواروں کے مفاد سے سمجھوتہ کیاگیا۔ ظاہر ہے کہ اس مدعے کو ہوا دینے کی بنیادی وجہ تمل ناڈو کے رائے دہندگان خصوصاساحلی علاقوں میں رہنے والے مچھواروں کو اپنی طرف راغب کرناہے۔

مدعہ رہا ہے۔ رامیشورم کے مچھواروں نے اس جزیرے کے پاس مچھلی پکڑنے سے متعلق حقوق اور اپنے جال سکھانے اور کشتیوں کی مرمت کی سہولت کا مطالبہ کیا تھا۔ یہ مدعہ 1980 سے 1990ء کی دہائی میں صوبائی سیاست میں اکثر اختلاف رہا جس میں ڈی ایم کے اور اے ڈی ایم کے دوسرے پر مچھواروں کے حقوق کو ختم کرنے کا الزام لگاتے رہے۔ سابق وزیراعلیٰ جے للتا نے مرکز کو خط لکھ کر کہا بھی تھا کہ اس جزیرہ کو سری لنکا سے واپس لے لیا جانا چاہیے، مگر گزشتہ ایک دہائی سے زیادہ وقت سے یہ کوئی مدعہ نہیں رہا تھا کیونکہ مچھواروں کے پاس اب بہتر مواصلاتی سہولت اور معیاری کشتیاں آگئی ہیں وہ اب کچاتو کے آس پاس نہیں جاتے ہیں جہاں ان کے مچھلی پکڑنے پر پابندی ہے اس کے بجائے وہ اب گہرے پانی میں چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ سری لنکا کے ساحلوں کے قریب بھی پہنچ جاتے ہیں اور وہاں کے سلامتی اہلکاروں کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔ بدقسمتی سے مچھواروں کی گرفتاری ہندوستانی کشتیوں کی ضبطی اور ہندوستانی مچھواروں پر گولی باری کی نوبت آجاتی ہے جن سے دونوں پڑوسی ممالک میں کشیدگی پیدا ہوتی رہی ہے۔ عجیب بات ہے کہ تمل ناڈو میں مچھواروں کا مدعہ اور سری لنکائی تملوں کے قتل عام جذباتی مدعے رہے ہیں لیکن ان کا کبھی بھی ریاست یا قومی انتخابات پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ پھر بھی یہ مدعہ لگاتار سیاسی بحث میں بنا رہا ہے دراصل جو پارٹی صرف سری لنکا کے مسئلے یا مچھواروں کے مدعوں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں وہ عوام میں اپنی جگہ بنانے میں ناکام ہی ثابت ہوئے ہیں۔

یہی سبب ہے کہ تمل ناڈو کا ایک بڑا طبقہ حیران ہے کہ بی جے پی نے آخر اس مدعے کو ابھی کیوں اٹھایا ہے، کیونکہ اس کا مقصد کانگریس اور اس کے علاقائی حلیف ڈی ایم کے کو گھیرنے کے علاوہ کوئی اور وجہ نہیں دکھتی۔ بی جے پی یہی بتانے کی کوشش کررہی ہے کہ حزب مخالف اتحاد کس طرح ملک کے قومی مفاد سے سمجھوتہ کرچکا ہے۔ بی جے پی کی نظر کنیا کماری تھوتھکوڑی، ناگرکوئل ورام ناتھ پُرم جیسے ساحلی علاقوں کی لوک سبھا نشستوں پر ہے جہاں اسے لگتا ہے کہ چھواروں کا مدعہ مؤثر ثابت ہوگا اگر اس معاملے پر نظرڈالیں تو قریب 1.9 مربع کلومیٹر کا یہ جزیرہ ہندوستان اور سری لنکا کے بیچ برطانیہ کے قبضہ سے آزاد ہونے سے بہت پہلے متنازعہ تھا چونکہ برطانیہ کی حکومت اس مسئلے کا حل نہیں نکال سکی، اس لیے اس نے دونوں فریقین کے ماہی گیروں کو جزیرہ پر جانے کی اجازت دے دی۔ اس لئے کچاتو کبھی بھی ہندوستان کا حصہ نہیں تھا۔ آزادی کے بعد جب یہ عدد وبارہ اٹھا تو 1974ء میں لمبی بحث کے بعد ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان بین الاقوامی سمندری سرحد طے کرلی گئی اور ہندوستان نے اس جزیرے پر اپنا دعویٰ چھوڑ دیا۔ اس میں فریقین کے ذریعے وہاں مچھلی پکڑنے کا سمجھوتہ ہوا۔ سال 1976ء میں دونوں ممالک کے بیچ خصوصی اقتصادی علاقہ بنا جس کی وجہ سے ہندوستان نے مچھلی پکڑنے کا اپنا حق واپس لے لیا دراصل ہندوستان نے کنیا کماری کی طرف سے واذز بینک کے لیے سودے بازی کی۔ چونکہ سری لنکا کو کچاتو مل گیا اس لئے اس نے اس پر کوئی دعویٰ نہیں کیا تیتنا ہندوستان کو سمندر میں نسبتاً بڑا حصہ ملا اور یہاں مچھلی بھی خوب پائی جاتی ہیں، کچھ مشاہدین تو اس کے لیے اندرا گاندھی کی تعریف کرتے ہیں، کیونکہ یہ علاقہ تیل ودھاتی اشیاء سے بھی بھرا پڑا ہے۔

چونکہ کچاتو ڈی ایم کے اور اناڈرک دونوں کے لیے متنازعہ ہے اس لئے دونوں پارٹیاں ایک دوسرے پر الزام لگا کر اور مرکز کو بھی گھیرے میں لے کر ساحلی علاقوں کے رائے دہندگان کو لبھانا چاہتی ہیں، آج بھی یہی سب ہورہا ہے، واذز بینک کوئی جزیرہ نہیں ہے بلکہ آکوسسٹم کے لیے ایک عام قطعہ ہے۔ دنیا میں ایسے میں واذز بینک ہیں۔ ہندوستانی حکومت نے حال ہی میں یہاں تیل کی تلاش کی کارروائی شروع کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن مچھواروں کی مخالفت کے سبب اسے ملتوی کردیا گیا کیونکہ ان کو ڈر ہے کہ اس سے یہاں کے ماحولیات کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ پیٹکی اس پورے مسئلے میں کوئی کانگریس پر شک کرسکتا ہے یا اندرا گاندھی کو نئاذر ہ میں گھسیٹ سکتا ہے لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ اندرا گاندھی ہی تھیں جنہوں نے بنگلہ دیش کو آزاد کرایا اور سکم کو ہندوستان میں ملایا تھا۔

atiqfaruqui001@gmail.com

'ایکس' کی دنیا

@Assaduddin Owasi

مودی سرکار نے ایڈوائزری جاری کرکے ہندوستانیوں کو اسرائیل نہ جانے کی صلاح دی ہے۔ تو پھر ہندوستانیوں کو حکومت اسرائیل کیوں بھیج رہی ہے۔ اگر اسرائیل محفوظ نہیں ہے تو ہندوستانیوں کو موت کے جال میں کیوں بھیجا جارہا ہے۔ کیا نریندر مودی ہر ایک ہندوستانی حفاظت کی ذمہ داری لے رہے ہیں۔

اسرائیل قتل عام مچا رہا ہے اس کو غریب ہندوستانیوں کی حفاظت کی فکر نہیں ہے اس لیے ہندوستانی ورکروں کے ایکسپورٹ کو فوری طور پر روکا جانا چاہیے۔ جو لوگ وہاں چلے گئے ہیں ان کو واپس بلایا جانا چاہیے۔

@The Hindu

مغربی بنگال کی وزیراعلیٰ ممتا بنرجی نے الیکشن کمیشن کے ذریعہ مرشد آباد کے ڈی آئی جی کو ہٹائے جانے پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر ریاست میں کوئی فساد ہوتا ہے تو الیکشن کمیشن آف انڈیا اس کا ذمہ دار ہوگا۔

اردو شاعری@

چمک رہے ہیں شگوفے، دمک رہے ہیں گلاب
وفورِ موسمِ گل ہے کہ ناچ جلتے ہیں

احمد ندیم قاسمی

@Bar & Bench

اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) نے سپریم کورٹ آف میں الیکٹورل بانڈ کے معاملہ اپنا کیس پیش کرنے کے لیے کیا فیس ادا کی یہ بتانے سے انکار کردیا ہے۔

ایس بی آئی نے کہا ہے کہ آرٹی آر قانون کے تحت یہ اطلاع نہیں دی جاسکتی ہے۔

@Sebramaniam Swamy

اگر مودی حکومت لداخ میں چین کے ذریعہ قبضہ کی گئی زمین کے بارے میں کچھ پردہ پوشی نہیں کررہی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہندوستانیوں کو غیر متنازع علاقوں میں جانے اور گھومنے کی اجازت دے تاکہ وہ خود حقائق کا جائزہ لے سکیں۔

@Sprinter Factory

ایران کے پاس ڈرون (یواے وی) کا بہت بڑا ذخیرہ ہے یہ یواے وی ڈھائی ہزار کلومیٹر تک کی مصافحت کرسکتے ہیں اور کم اونچائی پر پرواز کرسکتے ہیں۔ اس طرح وہ راڈار پر بھی نہیں آتے ہیں۔

نیویارک ٹائمز

@Live Law

سپریم کورٹ کی بنچ نے مظفرنگر میں ایک بچے کو تھپڑ مارنے کے معاملہ کی سماعت کی۔

جسٹس اے ایس اوکا اور اجل بھوبان نے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل (اے ایس جی) افسر کے خلاف مقدمات میں اٹھائے گئے اقدام پر بھی رپورٹ طلب کی ہے۔

@Bar & Bench

سپریم کورٹ نے امانت اللہ (ایم ایل اے عام آدمی پارٹی) کو پیشگی ضمانت دینے سے انکار کردیا ہے۔

جسٹس سنجیو کھنہ کی قیادت والی بنچ نے کہا ہے کہ امانت اللہ کو ای ڈی کے سمن کا جواب دینا چاہیے تھا۔ امانت اللہ خاں نے یقین دلایا ہے کہ وہ تفتیش میں کل شامل ہوجائیں گے۔

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ اگر ان کے خلاف شواہد ہیں تو گرفتار کیا جائے اور اگر نہیں ہیں تو نہ کیا جائے۔

@Sarah Lilkinson

غزہ میں اس وقت 90 ہزار ٹن کوڑا ہے اور نالے گندے پانی سے بھرے ہوئے ہیں اور اس کی وجہ سے بارش کا پانی جمع ہوگیا ہے اور پورے غزہ میں بیماریاں پھیل رہی ہیں۔

@Wajid Khan

اسرائیل پر ایران کے حملے کو 24 گھنٹے گزر چکے ہیں لیکن اسرائیل نے ابھی تک کوئی جوابی کارروائی نہیں کی ہے۔ اگر چہ حملے ایران کی جگہ کسی اور نے کیے ہوتے تو اسرائیل اب تک اس ملک کے اسپتالوں، اسکولوں، بڑی آبادی اور ترقی یافتہ شہروں پر حملے کرچکا ہوتا، لیکن اسرائیل ایران کے ساتھ ایسی غلطی نہیں کرے گا۔

قرآن کریم @

اے ایمان والو! خدا کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہوجایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔

سورہ المائدہ۔8

اھل ذوق @

گزرے ہیں زندگی میں حوادث ہزار ہا
اچھا ہوا کہ عید بھی آ کر گزر گئی

پروین شاکر

منتو@

بے وقوف سے بے وقوف عورت بھی اگر خوبصورت ہو تو ہزاروں افلاطونوں پر راج کرسکتی ہے۔

سعادت حسن منتو

ایکس پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کئے جارہے ہیں
ایکس یوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئیں آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ ان کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں